یادگار اسلاف

علامہ عبد العزیز حنیف رحمۃ اللہ علیہ

محمد رمضان یوسف سلفی رحمۃ اللہ علیہ فیصل آباد

شعبان المعظم 1422 ہجری' 2001 میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد کا تعلیمی سال مکمل ہوا تو اس کے اختتام پر جامعہ میں ایک پُر وقار تقریب بخاری شریف کا انعقاد کیا گیا اس میں مہمان خصوصی کے طور پر مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی نور اللہ مرقدہ کو خصوصی دعوت دی گئی۔ حضرت بھٹی صاحب وقت مقررہ پر تشریف لائے۔ ان کا سارا دن میرے ہاں مکتبہ پر گزرا۔ شام کو نماز مغرب کے بعد مولانا اسحاق بھٹی صاحب اور راقم اپنے عزیز دوست علی ارشد چودھری مرحوم (وفات 17 فروری 2009) کے ہمراہ ان کی گاڑی میں جامعہ سلفیہ پہنچے۔ وہاں جامعہ کے مدیر التعلیم پروفیسر چودھری یاسین ظفر صاحب اور ان کے رفقاء نے بڑا پُر تپاک استقبال کیا۔ حضرت بھٹی صاحب کو کوئی ساڑھے تین عشروں کے بعد مدعو کیا گیا تھا اور پھر وہ جامعہ کی تاسیسی تقریب منعقدہ 4 اپریل 1955 میں بھی موجود تھے' اس اعتبار سے وہ جامعہ کے بانی ارکان میں شامل تھے۔ اس لحاظ سے ہر کوئی ان کی تقریر دلپذیر سننے کا خواہاں تھا۔ جب ہم بھٹی صاحب کے ساتھ جامعہ سلفیہ کی مسجد میں پہنچے جہاں تقریب کا پروگرام جاری تھا تو ایک بزرگ عالم دین سیرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر گفتگو فرما رہے تھے۔ میانہ قد' گول چہرہ' کشادہ پیشانی' اعتدال کے سانچے میں ڈھلا ہوا جسم' روشن آنکھیں جن پر نظر کا چشمہ' سر پر قراقلی ٹوپی' کھنک دار آواز وہ جو کچھ بھی کہتے سامعین ہمہ تن گوش ہو کر سن رہے تھے' یہ تھے علامہ عبد العزیز حنیف آف اسلام آباد۔ میں نے ان کا نام تو سن رکھا تھا لیکن ان کا وعظ آج پہلی بار سنا اور متاثر ہوا۔ دوسرے لفظوں میں میری طرف سے ان کا یہ پہلا دیدار تھا جو جامعہ سلفیہ میں ہوا۔

اس سے سوا دو سال بعد میں 19 فروری 2004ء کی رات مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سیکرٹریٹ 106 راوی روڈ لاہور پہنچا' یہ رات 9 بجے کا وقت تھا۔ ان دنوں

وہاں میرے نہایت ہی قابل قدر اور پیارے دوست حضرت مولانا بابر فاروق رحیمی صاحب اقامت پذیر تھے۔(اب ماشاءاللہ وہ ناظم دفتر ہیں) ان دنوں بابر صاحب اہل حدیث سٹوڈنٹ فیڈریشن کے چیف آرگنائزر تھے'ان سے مرکزی دفتر کے استقبالیہ پر ہی ملاقات ہوگئی۔وہ ایک بزرگ عالم دین سے محوگفتگو تھے۔وہاں مولانا عثمان مدنی صاحب اور اہل حدیث سٹوڈنٹ فیڈریشن کے اور بھی کئی نوجوان موجود تھے۔میں نے سب احباب کو سلام کیا اور مصافحہ بھی۔بابر صاحب نے ان بزرگ عالم دین سے میرا تعارف کروایا تو وہ نہایت خندہ پیشانی اور بزرگانہ شفقت سے پیش آئے'میری حوصلہ افزائی کی اور میری تحریری کاوشوں کا اچھے الفاظ میں ذکر کیا۔یہ سادہ وضع کے بزرگ عالم دین مولانا عبدالعزیز حنیف تھے۔جو ورکروں میں پہچانے نہ جاتے تھے۔ان کی سادگی'خلوص للّٰہیت' تقویٰ و پرہیزگاری بڑے بڑوں کو متاثر کرتی تھی۔اس وقت مولانا عبدالعزیز حنیف رحمۃ اللہ علیہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ناظم اعلیٰ تھے۔

میں نے موقع غنیمت جانتے ہوئے اگلے روز نماز فجر کے بعد ان سے انٹرویو کیا اور ان کے حالات و واقعات جاننے کی کوشش کی تھی۔جسے خاص ترتیب سے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔مولانا عبدالعزیز حنیف سے میری دوسری ملاقات 2006ء میں مرکز الحرمین الاسلامی ستیانہ روڈ فیصل آباد میں ہوئی تھی۔میاں سعید اقبال طاہر صاحب نے مرکز الحرمین میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے اساتذہ کرام کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا تھا جس میں جامعہ کے اساتذہ کرام کو شیلڈ' کتب اور ہینڈ بیگ دیئے گئے تھے۔اس تقریب کے صدر مولانا عبدالعزیز حنیف صاحب تھے'جو اسلام آباد سے تشریف لائے تھے۔ان سے ملاقات بھی ہوئی'ان کے صدارتی کلمات بھی سنے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا بھی کھایا۔

بلاشبہ وہ ایک جید عالم دین اور تقویٰ و صالحیت کے زیور سے آراستہ تھے۔1944ء میں آزاد کشمیر کے علاقہ پونچھ میں پیدا ہوئے۔میٹرک تک سکول کی تعلیم حاصل کی۔1959ء میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے راولپنڈی آئے اور مولانا حافظ محمد اسماعیل ذبیح رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ مدرسہ تدریس القرآن والحدیث میں زیر تعلیم رہ کر تین سال درس نظامی کی ابتدائی کتب پڑھیں اور

حافظ اسماعیل ذبیح مرحوم سے بھرپور استفادہ کیا۔

اس کے بعد مولانا عبدالعزیز صاحب گوجرانوالہ آئے اور جامعہ محمدیہ چوک نیائیں میں حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں رہ کر درس نظامی کی بقیہ کتب کی تکمیل کی اور سند فراغت حاصل کی۔ تحصیل علم کے بعد مولانا عبدالعزیز صاحب نے کراچی کی طرف شد رحال کیا۔ ان دنوں کراچی میں علامہ محمد یوسف کلکتوی رحمۃ اللہ علیہ کا حلقہ درس قائم تھا۔

وہ زبردست عالم اور اعلیٰ پائے کے مدرس تھے‘ ان سے تخصص فی الحدیث کی سند حاصل کی۔ 1966ء میں سند فراغت حاصل کرنے کے بعد کراچی میں ہی درس وتدریس کا کام شروع کیا۔ یہاں ان کی زندگی میں ایک نیا موڑ آیا اور وہ دعوت وتبلیغ کے میدان میں سرگرم عمل ہوئے‘ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی لکھتے ہیں۔

’’اس وقت مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ناظم اعلیٰ میاں فضل حق مرحوم تھے۔ ایک مرتبہ وہ کراچی گئے اور اور مولانا عبدالعزیز حنیف سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ان سے کہا کہ اسلام آباد میں جماعت کا نظام بالکل ابتدائی مرحلے میں ہے جو نہ ہونے کے برابر ہے‘ وہاں کام کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ آپ وہاں چلے جائیں اور جماعتی کام کریں۔

مولانا عبدالعزیز حنیف کو اس وقت اسلام آباد کے بارے کچھ علم نہ تھا۔ انہوں نے سوچا کہ پورے پاکستان سے میاں صاحب نے اسلام آباد کے لئے ان کا انتخاب کیا ہے تو اس پر عمل کرنا چاہئے۔ چنانچہ وہ کراچی کی سکونت ترک کر کے 2 اکتوبر 1972ء کو اسلام آباد آ گئے۔ اس وقت اسلام آباد میں اہلحدیث کی کوئی مسجد نہ تھی۔ مولانا عبدالعزیز حنیف ایک چھوٹے سے سرکاری کوارٹر میں نمازیں پڑھتے اور وہیں نماز جمعہ ادا کرتے۔ وہی کوارٹر ان کی قیام گاہ تھا اور یہی ان کے درس وتدریس کا مرکز اور یہیں ان کی میٹنگیں اور جلسے ہوتے۔ اس چھوٹے سے کوارٹر سے مولانا عبدالعزیز حنیف نے اسلام آباد میں جماعت اہل حدیث کی تبلیغ وتنظیم کا آغاز کیا۔ ان کے احباب جمع ہو جاتے اور آئندہ کے لئے کام کے منصوبے بناتے۔ اسے ہم ان کا محدود پیمانے کا ’’اسلام آبادی دار ارقم‘‘ قرار دے سکتے ہیں۔

پھر ایک وقت آیا کہ آب پارہ میں اہل حدیث کی مرکزی جامع مسجد تعمیر ہوئی جو اسلام آباد میں اہل حدیث کی پہلی مسجد تھی' مولانا عبدالعزیز حنیف نے اس مسجد کی خطابت کی ذمہ داری سنبھالی۔ یہ ذمہ داری ماشاء اللہ وہ اب تک باقاعدگی سے نبھا رہے ہیں۔ پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں اہل حدیث کے پہلے خطیب اور مسلک کے اولین مبلغ ہیں۔ ان کی متحمل مزاجی اور سلاست روی کی داد دینی چاہئے کہ وہ اس شہر میں نہایت حکمت عملی سے تقریباً چالیس سال سے یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے بھرپور جوانی کے زمانے میں یہ اہم سلسلہ شروع کیا تھا۔ اب وہ کم وبیش عمر عزیز کی 65 منزلیں طے کر چکے ہیں۔ اس اثناء میں ان کی زندگی کئی ادوار سے گزری اور حالات کی رفتار میں بے شمار تبدیلیاں آئیں۔ لیکن وہ مرد استقلال پیشہ جسے عبدالعزیز حنیف کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اپنی جگہ پر قائم ہے اور تبلیغ حق میں مصروف۔

ان سے پہلے مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ناظم اعلیٰ ہمارے عزیز دوست میاں محمد جمیل تھے جو کئی سال اس منصب پر متمکن رہے۔ انہوں نے بعض وجوہ سے اس ذمہ داری سے استعفیٰ دیا تو امیر جمعیت پروفیسر ساجد میر نے اپنے احباب سے مشورہ کر کے مولانا عبدالعزیز حنیف کو ان کے قائم مقام مقرر کر دیا۔ بعدازاں 4 اگست 2002ء کو انہیں جمعیت کے اجلاس میں باقاعدہ طور سے ناظم اعلیٰ منتخب کر لیا گیا۔'' (برصغیر میں اہل حدیث کی سرگذشت 63-262) جماعت اہل حدیث کے عظیم عالم دین ڈاکٹر عبدالغفور راشد صاحب مولانا عبدالعزیز حنیف صاحب کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''مولانا عبدالعزیز اسلام آباد کے وسط میں جامع مسجد اہل حدیث کے خطیب ہیں۔ ثقہ عالم دین اور دھیمے مزاج کے بردبار شخص ہیں۔ سالہا سال سے خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ جماعتی تعلق اور خدمت کی بنیاد پر انہیں اسلام آباد میں مرکزیت حاصل ہے۔ اپنے مخصوص اسلوب بیان کی وجہ سے مستفیدین کا وسیع حلقہ رکھتے ہیں' خطابت کے علاوہ شہر میں اپنا کاروبار بھی رکھتے ہیں۔ ان کی علمی مرتبت اور جماعتی خدمات کی بنا پر مرکزی سطح پر نائب ناظم کی ذمہ داری سونپی گئی جو بطریق احسن نبھا رہے ہیں۔ (اہل حدیث منزل

بہ منزل ص 294-295)

بلا شبہ مولانا عبدالعزیز حنیف رحمۃ اللہ علیہ کی دینی و اسلامی خدمات کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو بہت سی علمی و عملی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ آپ نہایت ذکی و فطین عالم دین تھے۔ انہوں نے اپنی خداداد علمی صلاحیتوں سے دین اسلام اور مسلک اہل حدیث کو بے پناہ فائدہ پہنچایا' وہ دینی تڑپ رکھنے والے قائد تھے۔ عالم پیری میں ہونے کے باوجود جوانوں سا جذبہ رکھتے اور عزم و ہمت سے دعوت و تبلیغ کے میدان میں سرگرم عمل رہے۔ ان کی تبلیغی مساعی سے اسلام آباد میں مسلک اہل حدیث کو بڑا فروغ ملا۔ جب یہ بزرگ اسلام آباد تشریف لائے تھے تو اس شہر میں جماعت اہل حدیث کی ایک مسجد بھی نہ تھی اب الحمد للہ اس شہر میں جماعت کی چالیس سے اوپر مساجد ہیں' جن میں باقاعدہ جمعہ و جماعت کا اہتمام ہوتا ہے۔ یہ سب مولانا عبدالعزیز حنیف رحمۃ اللہ علیہ کی مخلصانہ مساعی کا ثمر ہے۔ اس صدقہ جاریہ کا اجر ان کو تا قیامت ملتا رہے گا۔ (ان شاء اللہ)

مولانا عبدالعزیز حنیف رحمۃ اللہ علیہ 9 ستمبر 2016ء کو اپنی مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ دل کا اٹیک ہوا' انہیں طبی امداد کے لئے ہسپتال لے جایا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے اور ان کی وفات ہو گئی' اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول فرما کر انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین) 20 فروری 2004ء کی صبح 106 راوی روڈ لاہور میں' میں نے ان سے ایک مختصر سا انٹرویو کیا تھا' آخر میں اسے پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے ان سے سوال کیا اس وقت مسلمان جس صورتحال سے دوچار ہیں اور ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں تو ایسے میں ان کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کتاب وسنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے آپس کے اختلافات کو ختم کر کے متحد ہو جائیں۔ اس میں ان کی عزت وقار اور کامیابی کا راز پنہاں ہے۔

سوال: جماعت اہل حدیث ایک دینی جماعت ہے۔ بعض افراد کا موقف ہے کہ اسے سیاست میں نہیں آنا چاہئے۔ وہ لوگ جمہوریت کفر ہے کا راگ الاپ کر اہل حدیث افراد کو سیاست سے دور رکھنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ کا موقف کیا ہے؟

جواب: اہل حدیث افراد کو سیاست میں ضرور آنا چاہئے۔ یہ لوگ اسمبلی میں جائیں گے تو وہاں

ملک کی بقاء، بہتری اور دین اسلام کے نفاذ کی بات کریں گے۔ اگر یہ لوگ ہی حجرہ نشیں ہو کر بیٹھ گئے تو پھر ظاہر ہے دوسرے لوگوں کو آگے آنے کا موقع ملے گا۔ میں تو برملا کہوں گا کہ اسلام نے ہمیں جو تعلیم دی ہے اس کی روشنی میں ہمیں چاہیئے کہ ہم ملکی سیاست میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ امیر محترم علامہ ساجد میر صاحب اور سابقہ علماء سید داؤد غزنوی، مولانا سلفی صاحب اور دیگر علماء کی سیاسی خدمات کو دیکھ لیں، انہوں نے کس عزم و ہمت سے سیاست میں جماعت کا نام روشن کیا ہے۔

سوال؛ اہل حدیث نوجوانوں کو آپ کیا پیغام دیں گے؟

جواب؛ جماعت اہل حدیث کے نوجوانوں کو چاہیئے کہ اگر وہ خود کو باقی رکھنا چاہتے ہیں تو اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرتے ہوئے تنظیم سازی کریں۔ اس وقت ملک میں جو صورت حال ہے اسے دیکھتے ہوئے نوجوانوں کو ملک و ملت کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کرنا چاہیئے، اہل حدیث یوتھ فورس اور اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن کے جوان مرکزی جمعیت اہل حدیث کی طرف سے اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں، دیگر اہل حدیث نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ بھی ان کے ساتھ مل کر کام کریں۔

سوال؛ علامہ صاحب کیا وجہ ہے کہ نئی نسل اپنے اکابر کے کارناموں سے نا آشنا ہے۔ کہ

جواب؛ تاریخ سے عدم دلچسپی ہے کہ نوجوان اپنے اکابر کو بھول گئے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ تاریخ اہل حدیث پر کتب کا مطالعہ کریں۔

سوال؛ آل پاکستان اہلحدیث کانفرنس جو کہ ماہ اپریل میں سرگودھا میں منعقد ہو رہی ہے اس کے حوالہ سے آپ کیا کہیں گے؟

جواب؛ مرکزی جمعیت اہل حدیث نے ہمیشہ کشادہ دلی کا ثبوت دیا ہے۔ میں اب بھی کہوں گا کہ تمام اہل حدیث جماعتیں کوئی مشترکہ اقدام کر لیں۔ ایک دوسرے کے خلاف محاذ آرائی ختم کر کے مل بیٹھ جائیں، اس سلسلے میں مرکزی جمعیت ہر طرح حاضر ہے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اہل حدیث افراد کو کتاب و سنت کے مطابق زندگی گزارنے اور اتحاد و اتفاق سے رہنے کی توفیق دے۔